

حکومت ریاستہائے متحدہ کا 21 اگست 2013 کو شامی حکومت کے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کا جائزہ

حکومت ریاستہائے متحدہ نے بڑے پر اعتماد طریقے سے یہ جائزہ لیا ہے کہ شامی حکومت نے 21 اگست 2013 کو دمشق کے مضافات میں ایک کیمیائی حملہ کیا تھا۔ ہم نے مزید یہ بھی جائزہ لیا ہے کہ حکومت نے حملے میں اعصابی گیس استعمال کی ہے۔ اس جائزے کی بنیاد ان تمام ذرائع پر ہے جن میں انسانی-نشریاتی سگنل-فضائی انٹیلیجنس اور عام ذرائع سے ملنے والی معلومات کی وسیع مقدار شامل ہے۔ ہم نے اپنے خفیہ جائزوں کے بارے میں امریکی کانگرس اور کلیدی بین الاقوامی شراکت کاروں کو بتایا ہے۔ اپنے ذرائع اور طریقہ کار کی حفاظت کی خاطر ہم انٹیلیجنس کی ساری معلومات عام نہیں کر سکتے۔ ذیل میں جو کچھ ہوا ہے اس کے بارے میں امریکی خفیہ اداروں کے تجزیے کا خلاصہ ہے۔

21 اگست 2013 کو شامی حکومت کا کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال

آزاد ذرائع کی کثیر تعداد یہ ظاہر کرتی ہے کہ 21 اگست کو دمشق کے مضافات میں کیمیائی ہتھیاروں کا حملہ کیا گیا۔ امریکی خفیہ معلومات کے علاوہ بین الاقوامی اور شامی طبی عملے؛ وڈیوز؛ چشم دید واقعات؛ دمشق کے علاقے سے کم از کم 12 مختلف مقامات سے موصول ہونے والی ہزاروں سماجی میڈیا کی اطلاعات؛ صحافیوں کی اطلاعات اور انتہائی قابل اعتبار غیر سرکاری تنظیموں کی اطلاعات موجود ہیں۔

ریاستہائے متحدہ کی حکومت کے ابتدائی جائزے کے مطابق کیمیائی ہتھیاروں کے حملے میں 1429 لوگ مارے گئے جن میں کم از کم 426 بچے شامل تھے۔ اس جائزے میں یقیناً تبدیلی آئے گی جیسے جیسے ہم مزید معلومات حاصل کریں گے۔

ہم نے انتہائی اعتماد سے یہ جائزہ لیا ہے کہ شامی حکومت نے 21 اگست 2013 کو دمشق کے مضافات میں اپنے مخالفین کے خلاف کیمیائی حملہ کیا تھا۔ ہمارے جائزے کے مطابق جن حالات کے تحت حزب مخالف نے 21 اگست کو یہ حملہ کیا ہے وہ بالکل ناممکن ہے۔ اس جائزے کے لیے جن معلومات کو استعمال کیا گیا ہے ان میں حکومت کا اس حملے کی تیاری اور ہتھیار استعمال کرنے کے ذریعے کے بارے میں خفیہ معلومات، حملے اور اس کے اثرات کے بارے میں مختلف ذرائع سے ملنے والی خفیہ معلومات؛ حملے کے بعد کے مشاہدات؛ اور حکومت اور مخالفین کی اہلیت میں فرق شامل ہے۔ ہمارا پر اعتماد جائزہ ریاستہائے متحدہ کی انٹیلیجنس کے لوگوں کا مضبوط ترین موقف ہے جو حقائق کے قریب تر ہے۔ ہم اضافی معلومات کی تلاش میں رہیں گے تا کہ جو کچھ ہوا اس کو سمجھنے کے لیے تصویر مکمل کر سکیں۔

پس منظر:

شامی حکومت کے پاس بے شمار کیمیائی عناصر کا ذخیرہ ہے۔ ان میں مسٹرڈ گیس، سارین اور وی ایکس شامل ہیں۔ حکومت کے پاس کیمیائی جنگی ہتھیاروں کو استعمال کرنے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں اسلحہ بھی ہے۔

کیمیائی ہتھیاروں کے پروگرام اور سلامتی اور وفاداری کی بنیادوں پر چنے گئے اس کے ممبروں کے بارے میں حتمی فیصلہ شامی سرر حافظ لاسد کر تے ہیں۔ شامی سائنسی مطالعاتی اور تحقیقاتی مرکز (ایس ایس آر سی) شام کے کیمیائی ہتھیاروں کے پروگرام کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ ادارہ شامی وزارت دفاع کے ماتحت ہے۔

ہمیں اس جائزے پر مکمل اعتماد ہے کہ شامی حکومت نے گزشتہ سال دمشق کے مضافات میں مخالفین کے خلاف کئی مرتبہ چھوٹے پیمانے پر کیمیائی ہتھیار استعمال کئے۔ اس جائزے کی بنیاد معلومات کے کئی ذرائع پر ہے۔ منصوبہ بندی اور کیمیائی حملہ کرنے والے شامی حکام کی اطلاعات اور لیبارٹری میں کافی تعداد میں مختلف افراد

کے حاصل کئیے گئے جسمانی نمونوں کے تجزیے سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ لوگ سارین کا شکار ہوئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مخالفین نے یہ کیمیائی ہتھیار نہیں استعمال کئیے۔

شامی حکومت کے پاس ہمارے اندازے کے مطابق اس قسم کا اسلحہ ہے جو 21 اگست کو استعمال کیا گیا۔ حکومت بیک وقت کئی جگہوں پر حملہ کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ ہم نے ایسے شواہد نہیں دیکھے کہ مخالفین نے اتنے بڑے پیمانے پر 21 اگست کو ہونے والے منظم حملے راکٹوں اور گولہ باری سے کیے ہوں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ شامی حکومت نے گزشتہ سال کے دوران کیمیائی ہتھیار برتری حاصل کرنے اور ان علاقوں میں تعطل کو ختم کرنے کے لیے استعمال کئیے ہیں جہاں انہیں فوجی لحاظ سے اہم علاقوں پر قبضہ برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔ اس سلسلے میں یہ امر مسلسل ہماری نظر میں ہے کہ شامی حکومت کیمیائی ہتھیاروں کو اپنے جنگی سازوسامان کے اہم جز کے طور پر دیکھتی ہے۔ اسکے علاوہ فضائی قوت اور بیلسٹک میزائل بھی ہیں جنہیں وہ مخالفین کے خلاف اندھا دھند استعمال کرتی ہے۔

شامی حکومت نے دمشق کے مضافات کو مخالف قوتوں سے صاف کرنے کی مہم شروع کی ہے۔ یہ قوتیں دارالحکومت پر حملے کے لیے اس علاقے کو اپنے ٹھکانے کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ اپنے تمام تر روایتی ہتھیاروں کے استعمال کے باوجود حکومت اپنے مخالفین عناصر سے دمشق کے اردگرد درجنوں علاقوں کو خالی کرانے میں ناکام رہی ہے۔ اس میں وہ علاقہ بھی شامل ہے جسے 21 اگست کو نشانہ بنایا گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دمشق کے وسیع علاقے کو محفوظ بنانے میں ناکامی سے مایوس ہو کر حکومت نے 21 اگست کو کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کا فیصلہ کیا۔

تیاری:

ہمارے پاس ایسی خفیہ اطلاعات ہیں جن کی بنیاد پر ہم سمجھتے ہیں کہ شامی کیمیائی ہتھیاروں کے اہل کار، بشمول ایس ایس آر سی سے منسلک اہل کار، اس حملے سے قبل کیمیائی اسلحہ تیار کر رہے تھے۔ حملے سے تین دن قبل ہم نے خاصی مقدار میناسانی۔ نشریاتی سگنل۔ فضائی انٹیلیجنس اکٹھے کیے۔ ان سے حکومت کی ان سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے جن کا تعلق کیمیائی ہتھیاروں کے حملے کی تیاری سے ہے۔

اتوار 18 اگست سے لے کر بدھ 21 اگست کی صبح تک دمشق کے قریب عدرہ کے مقام پر شام کے کیمیائی ہتھیاروں کے اہل کار کام کر رہے۔ اس علاقے کو حکومت کیمیائی ہتھیاروں کو آپس میں ملانے کے لیے استعمال کرتی ہے جس میں سارین بھی شامل ہے۔ 21 اگست کو شامی حکومت کے لوگوں نے دمشق کے علاقے میں کیمیائی ہتھیاروں سے حملے کی تیاری کی جس میں منہ پر چڑھانے والے گیس ماسک کا استعمال بھی شامل تھا۔ ہمارے خفیہ ذرائع کو ایسی کوئی شہادت نہیں ملی کہ مخالفین سے منسلک لوگ کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔

حملہ:

کئی ذرائع سے ملنے والی خفیہ اطلاعات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے دمشق کے مضافات میں گولہ باری اور راکٹوں سے 21 اگست کی رات کو حملہ کیا۔ مواصلاتی سیاروں سے حاصل شدہ معلومات اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ حکومت کے زیر نگران علاقے سے ان جگہوں پر حملہ کیا گیا جہاں پر کیمیائی حملے کئیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ ان علاقوں میں کفر باطنہ، عین ترمہ، دربہ، اور مع آدمیہ شامل ہیں۔ ملنے والی اطلاعات میں حکومت کے زیر نگران علاقے سے صبح سویرے راکٹ داغنے کے ثبوت شامل ہیں۔ یہ حملہ سماجی میڈیا میں اولین خبر آنے سے تقریباً 90 منٹ قبل کیا گیا۔

مقامی سماجی میڈیا میں دمشق کے مضافات میں کیمیائی حملے کی خبریں 21 اگست کو مقامی وقت کے مطابق صبح اڑھائی بجے آنا شروع ہوئیں۔ اگلے چار گھنٹوں میں اس حملے کے بارے میں دمشق کے علاقے میں بارہ مختلف مقامات سے سماجی میڈیا پر ہزاروں اطلاعات موصول ہوئیں۔ کئی ذرائع نے مخالفین کے زیر نگران علاقوں میں کیمیکل سے بھرے ہوئے راکٹ گرنے کی اطلاع دی۔

ایک انتہائی قابل اعتبار بین الاقوامی تنظیم کے مطابق دمشق کے علاقے کے تین ہسپتالوں میں 3600 مریض لائے گئے۔ 21 اگست کی صبح ان کی علامات تین گھنٹے کے اندر اعصابی گیس سے متاثر ہونے والے مریضوں سے ملتی تھیں۔ مریضوں کی علامات اور واقعات کا وبائی امراض کی طرز پر ظہور پزیر ہونا، جیسے تھوڑی سی مدت میں مریضوں کا بہت بڑی تعداد میں آنا اور طبی اور امدادی کارکنوں کا آلودہ ہونا، اعصابی گیس سے متاثر ہونے سے مطابقت رکھتا ہے۔ ہمیں موقع پر موجود عالمی اور شامی طبی عملے سے بھی معلومات ملی ہیں۔

ہمیں اس حملے کے بارے میں ایک سو ویڈیوز ملی ہیں۔ ان میں سے بہت سی یہ ظاہر کر تی ہیں کہ لاشوں کی بڑی تعداد ان علامات سے مطابقت تو رکھتی ہے مگر منفرد نہیں ہے جو کہ اعصابی گیس سے متاثرہ لوگوں کے جسموں پر پڑ جاتی ہیں۔ متاثرین کی علامات میں بیہوشی، ناک اور منہ سے جھاگ کا نکلنا، آنکھوں کی پتلیاں کا سکڑنا، تیز حرکت قلب، اور سانس لینے میں دشواری شامل ہیں۔ بہت ساری ویڈیوز میں ایسا لگتا ہے کہ بے شمار اموات کسی زخم کے بغیر ہوئیں جو کیمیائی ہتھیاروں سے ہونے والی اموات سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ موت کسی چھوٹے ہتھیار، آتش گیر مادے، یا جسم پر چھالے ڈالنے والے مادے سے نہیں ہوئی۔ عوام میں میسر ویڈیوز میں 12 مقامات کو دیکھایا گیا ہے۔ ان ویڈیوز سے حاصل شدہ نمونوں سے تصدیق ہوتی ہے کہ ان کو عام اوقات اور مقامات پر بنایا گیا ہے جو کہ ان کی فٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ شامی حکومت کے مخالفین میں اتنی اہلیت نہیں کہ وہ ویڈیوز، جسمانی علامات جن کی طبی عملے اور این جی اوز نے تصدیق کی ہے اور اس حملے سے متعلق دوسری تمام معلومات کو جعلی طور پر تیار کر سکیں۔

ہمارے پاس وسیع معلومات ہیں۔ شام کے گزشتہ طرز عمل سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر تے ہیں کہ حکومتی اہل کاروں کو 21 اگست کے حملے کی خبر تھی اور انہوں نے اس کی ہدایات دیں۔ ہم نے وہ گفتگو پکڑی ہے جس میں ایک اعلیٰ عہدیدار جو اس حملے کے بارے میں جانتا ہے نے تصدیق کی ہے کہ کیمیائی ہتھیار استعمال کیئے گئے ہیں اور اسے پریشانی ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کار ثبوت حاصل کر لیں گے۔ 21 اگست کی سبہ پہر کو ہمیں خفیہ اطلاع ملی کہ کیمیائی ہتھیاروں کے شامی اہل کاروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی کاروائیاں روک دیں۔ اسی وقت حکومت نے توپوں سے ان علاقوں میں شدید گولہ باری کی جہاں کیمیائی حملے ہوئے تھے۔ ہم نے پتہ چلایا کہ حملے کے 24 گھنٹے کے اندر دس دنوں کے مقابلے میں تقریباً چار گنا زیادہ گولا باری ہوئی اور راکٹ برسائے گئے۔ 26 اگست کی صبح تک ان علاقوں کے ارد گرد مسلسل گولے برسائے گئے۔

نتیجہ یہ ہے کہ ایسی کافی معلومات موجود ہیں جو 21 اگست کو ہونے والے کیمیائی ہتھیاروں کے حملے میں شامی حکومت کو ذمہ دار اور ملوث کرتی ہیں۔ جیسا کہا گیا ہے کہ مزید انٹیلیجنس ہے جو ذرائع اور طریقوں کی حفاظت کی وجہ سے خفیہ رکھی گئی ہے۔ ہم یہ انٹیلیجنس کانگرس اور بین الاقوامی شراکت کاروں کو بتا رہے ہیں۔

